Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۷ شعبان ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۶ ظہور ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۶ اگست ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۹۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اِن دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی چل رہی ہے۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

زندگی کا ہر لمحہ خدا کے لئے گزارنے کا طریق

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی کا ہر لمحہ خدا کے لئے گزارنے کے طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس قسم کا بنایا ہے اس کے لحاظ سے ۲۴ گھنٹے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کا مظہر نہیں بن سکتا۔ آج تک کوئی نبی بھی ایسا نہیں آیا جو سوتا نہ ہو یا کھانا نہ کھاتا ہو یا پانی نہ پیتا ہو یا پاخانہ پیشاب نہ کرتا ہو یا نہاتا دھوتا نہ ہو یا بیوی بچوں کا فکر نہ کرتا ہو۔ یہ ساری ضروریات نبیوں کے ساتھ بھی لگی ہوئی تھیں پھر کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی ہر حرکت اور ان کا ہر سکون اپنی راہ میں قرار دیا اور کیونکہ کہہ دیا کہ ان کا ہر کام میری رضا کے لئے ہے۔ اس کی تہہ میں دراصل وہی بات ہے جو مَیں نے بتائی ہے اور جس کی مثال میں مَیں نے بتایا ہے کہ عطر لگانے کے بعد تم گھنٹوں بلکہ دنوں تک اس کی خوشبو محسوس کرتے ہو۔ کمرہ میں آگ جلاتے ہو تو اس کے بجھنے کے بعد بھی اس کی گرمی محسوس کرتے ہو اسی طرح انبیاء خدا تعالیٰ کی محبت میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ جب وہ سوتے ہیں اس وقت بھی ان پر یہی محویت طاری ہوتی ہے جب اُٹھتے ہیں اس وقت بھی یہی محویت ہوتی ہے۔ جب کھاتے ہیں اس وقت بھی اور جب پیتے ہیں اس وقت بھی۔ اس طرح ان کی نیند بھی خدا کے لئے ہوتی ہے اور ان کی بیداری بھی، ان کا کھانا بھی خدا کے لئے ہوتا ہے اور ان کا پینا بھی۔ اسی طرح ان کا اُٹھنا ان کا بیٹھنا، ان کا نہانا، ان کا پیشاب پاخانہ کرنا سب خدا کے لئے ہوتا ہے۔ وہ کام دُنیا کو دُنیا کے نظر آتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ اس کے لئے ہوتے ہیں کیونکہ ان کاموں میں وہی خوشبو سمائی ہوئی ہوتی ہے جو خوشبو ان کی زندگی کا اصل مقصود ہوتی ہے تو جب محض للہ کوئی شخص کام کرتا ہے اس وقت اس کی باقی گھڑیوں پر بھی اسی کا اثر پڑتا ہے۔"

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۸ء صفحہ ۲)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

تم سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو

(۱) "نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بُنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور رُوحانی کو قیامت تک جاری رکھا" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

(۲) "سچا شفیع اور کامل شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے قوم کو بُت پرستی اور ہر قسم کے فسق وفجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجہ کی قوم بنا دیا۔ اور پھر اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر زمانہ میں آپ کی پاکیزگی اور صداقت کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ نمونہ بھیج دیتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۶ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھ

استقامت اور اس کے عظیم الشان ثمرات

رُوئے زمین پر صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اس کے زندہ ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ صرف یہی ایک مذہب ہے جس پر کماحقّہٗ عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہِ راست تعلق قائم ہو سکتا ہے اور اس تعلق کی بناء پر وہ انعاماتِ الٰہیہ کا مورد بن سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝ (حٰمٓ السجدۃ آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اُس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ اور اس (جنّت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہاء کرم کرنیوالے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

نزولِ ملائکہ اور دنیا و آخرت میں دوستی کی بشارت اور جنّت کی خوشخبری یہ وہ عظیم الشان انعامات ہیں جو اسلام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں حقیقی مومنوں کو ملتے ہیں۔ بجز اسلام کے اَور کوئی مذہب نہیں جو اپنے متبعین کو ان انعامات سے سرفراز کر سکے۔ یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ لیکن یہ انعامات انہیں کو ملتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد اس پر مضبوطی سے قائم رہنے میں استقامت کا عظیم الشان مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ سب انعامات استقامت کے ساتھ مشروط ہیں۔ لیکن استقامت صرف اسی کا نام نہیں ہے کہ انسان مرتے دم تک صرف نام کے اعتبار سے مسلمان کہلائے اور کسی اَور مذہب کی طرف منسوب نہ ہو۔ بلکہ استقامت نام ہے رُوحانی ترقی کے اُس آخری مقام کا جس میں انسان محبّتِ الٰہی سے گداز ہو کر کامل فنا اور محویت کی حالت اپنے پر وارد کر کے رضائے الٰہی کو ہر بات پر مقدم کر لے اور اس کی کوئی حرکت و سکون بھی رضائے الٰہی کے خلاف نہ رہے۔ چنانچہ استقامت کے مقام کو واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی۔ پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے اور انسانی آداب اور حواس ان کو عطا کئے جائیں۔ اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاقِ کاملہ کے درجہ تک ان کو پہنچایا جائے۔ اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے اُن کو اٹھا کر محبّتِ الٰہی کے مرتبہ تک پہنچایا جائے اور یہ کہ قرب اور رضاء اور معیّت اور فنا اور محویّت کے مقام ان کو عطا ہوں یعنی وہ مقام جس میں وجود اور اختیار کا نشان باقی نہیں رہتا اور خدا اکیلا باقی رہ جاتا ہے جیسا کہ وہ اِس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہے گا۔ یہ سالکوں کے لئے کیا مرد اور کیا عورت آخری مقام ہے اور ریاضتوں کے تمام مراتب اسی پر جا کر ٹھہر جاتے ہیں اور اسی میں اولیاء کے ولایتوں کے سلوک ختم ہوتے ہیں۔ اور وہ استقامت جس کا ذکر سورۃ فاتحہ کی دعا میں ہے اس سے مراد یہی مرتبۂ سلوک ہے۔ اور نفس امّارہ کی جس قدر ہوا و ہوس بھڑکتی ہے وہ اسی مقام میں خدائے ذوالجبروت والعزّت کے حکم سے گداز ہوتی ہے، پس تمام شہر فتح ہو جاتا ہے اور ہوا و ہوس کے عوام کا شور باقی نہیں رہتا، اور کہا جاتا ہے کہ آج کس کا ملک ہے اور یہ جواب ہوتا ہے کہ خدائے ذوالمجد و الکبریا کا۔"
(نجم الہدیٰ (اُردو) صفحہ ۳۵، ۳۶)

پس استقامت اُس مرتبۂ سلوک کا نام ہے جس میں انسان پر فنا اور محویت اِس درجہ طاری ہو جاتی ہے کہ اس کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا اور وہ ہمہ تن اور ہمہ رُوح خدا کا ہی ہو جاتا ہے۔ اِس امر کا پتہ کہ کسی انسان کو کس حد تک استقامت حاصل ہے ابتلاؤں کے دوران اس کی ثابت قدمی سے لگتا ہے اسی لئے مستقیم الحال بندوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء ضرور وارد کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُّتْرَكُوٓا أَنْ يَّقُولُوٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ ۝ (العنکبوت آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا)، اور وہ چھوڑ دئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائیگا؟ حالانکہ جو (لوگ) ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جب ایک شخص نے بیعت کی تو اُسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک ان میں سے انسان گزر نہ لے منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے اور دوست بننے کو تیار ہے۔ **مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے۔**" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸)

اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اپنے متبعین کو خبردار فرمایا کہ ابتلا آئیں گے اور بڑے بڑے مہیب ابتلاء آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہ کر اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت دیں گے خدا تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل کر کے انکے دِلوں پر سکینت نازل کرے گا، اور انہیں بشارت دے گا کہ وہ ان کے ساتھ ہے اور پھر وہ اپنی معیت کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں ان ابتلاؤں میں محفوظ رکھے گا اور اپنی قدرت اور جلال کے درخشندہ نشان ظاہر کر کے دنیا پر آشکار کر دکھائے گا کہ وہ اپنے باغ کا آپ محافظ ہے، آندھیوں، طوفانوں، زلازل اور حوادث کے باوجود اس کا یہ باغ پھلے پھولے گا اور بیک وقت پوری دُنیا اس کے طیب و شیریں ثمرات سے فیضیاب ہوگی۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنّم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئینگے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان کے ساتھ سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت صفحہ ۸، ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی بلند شان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

سلطان احمد پیر کوٹی

(۴)

آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے

آپ جہاں ایک عارف اللہ بزرگ تھے اخلاق کے حلیم اور فطرت کے رحیم تھے فہم قرآن اور محبتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں منفرد تھے۔ آپ جہاں اپنے سب دنیوی تعلقات سے منہ موڑ کر خدا تعالےٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی رضا میں فنا تھے وہاں آپ کو تازہ بتازہ علم اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے حاصل ہوا۔ آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ اور ارباب فضل و شجاعت کے امام تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت صدیقؓ کامل معرفت رکھنے والے عارف باللہ بزرگ تھے اخلاق کے حلیم اور فطرت کے رحیم تھے آپ نہایت منکسرانہ اور غریبانہ زندگی بسر کرتے تھے آپ بڑے معاف کرنے والے رحیم اور شفیق تھے اپنی پیشانی کے نور کی وجہ سے معروف تھے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہایت سخت دلی تعلق تھا آپ کی روح روحِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چپک گئی تھی آپ کو اس نور نے ڈھانپ لیا تھا جس نے آپ کے مقتداء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ رکھا تھا اور آپ رسول اللہ کے نور کی روشنی اور آپ کے عظیم فیوض کے نیچے چھپ گئے تھے آپ فہم قرآن اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام لوگوں سے ممتاز اور فخر نوع انسان تھے آپ پر جب اُخروی زندگی اور اسرار الٰہیہ کی حقیقت منکشف ہوئی تو آپ نے تمام دنیوی تعلقات ختم کر دئے جسمانی تعلق کا خیال ترک کر دیا آپ اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین ہو گئے آپ نے اپنا ہر مراد اپنے واحد مطلوب کے لئے ترک کر دی اور اپنے نفس کو جسمانی کدورتوں سے پاک کر لیا آپ کا نفس خدا تعالےٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی رضا میں گم تھا اور جب خدا تعالےٰ کی سچی محبت ان کے نفس کی تمام رگوں۔ اس کے دل کی جڑ اسکے وجود کے تمام ذرات میں مضبوط ہو گئی اور انوار الٰہیہ آپ کے افعال اقوال قیام و قعود میں ظاہر ہو گئے تو آپ کو صدیق کے لقب سے ملقب کیا گیا اور آپ کو تر و تازہ اور گہرا علم اللہ تعالےٰ کے حضور سے عطا ہوا۔ صدق آپ کا مستقل ملکہ اور طبعی عادت تھی۔ اور آپ ہر قول و فعل حرکت و سکون حواس و انفاس میں اس کے انوار اور آثار شروع ہو گئے تھے اللہ تعالےٰ نے آپ کو منعم علیہم گروہ میں شامل کر لیا تھا کہ آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے اور ارباب فضل و مردانگی کے امام تھے آپ انبیاء کی مٹی کا بقیہ تھے"۔

(سر الخلافہ صفحہ ۳۲)

آپ کو سخاوت میں بلند مقام حاصل تھا

آپ سخاوت میں بھی بہت ممتاز تھے آپ کے احسانات کا سلسلہ مسلم و غیر مسلم کے لئے عام تھا۔ کفار مکہ میں سے اکثر آپ کے زیر احسان تھے اسلئے وہ آپ کی بڑی عزت کرتے تھے اور جب آپ کسی مظلوم مسلمان کی مدد کے لئے جاتے اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تو وہ اپنی گردنیں نیچی کر لیتے۔ آپ نے خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی بخل نہ کیا۔ خود فقیرانہ گزارہ کیا لیکن غریب بھائی کی مدد سے ہاتھ پیچھے نہیں کھینچا۔ کمزوروں کی اپنے ہاتھ سے مدد فرماتے۔ کمزوروں کی امداد کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں:-

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بڑھیا کو بلاناغہ حلوا کھلایا کرتے تھے اور ان کے اس فعل کی خبر کسی کو نہ تھی۔ ایک دن بڑھیا کو حلوا نہ پہنچا۔ اس نے اس سے یہ یقین کر لیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وفات پا گئے۔ اب غور کرو کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے مقاصد سے اس بڑھیا کی جو کہ اور کچھ نہ کھا سکتی تھی خدمت کیا کرتے تھے کہ ایک دن حلوا نہ پہنچنے سے اس کو یقین ہو گیا کہ آپ وفات پا گئے یعنی اس بڑھیا کے وہم میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ آپ زندہ ہوں اور اسکو حلوا نہ پہنچے۔ یہ ممکن ہی نہ تھا"۔

(الحکم ۱۲ جولائی ۱۹۰۸ء)

ہر مومن آپ کے لگائے ہوئے پودا کا پھل کھاتا ہے

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام کے باغ پر خزاں آ گئی تھی منافق اور کمزور لوگ ارتداد اختیار کر گئے۔ صرف دو مساجد میں نماز باجماعت ہوتی تھی جھوٹے نبی ظاہر ہو گئے اور فتنوں نے سر اٹھایا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ آگے آئے۔ آپ نے ان فتنوں کا قلع قمع کیا اور اسلام کو دوبارہ قائم کیا آپ اسلام کے آدم ثانی تھے گویا آپ نے اسلام کا پودا نئے سرے سے لگایا اور اس کی آبیاری کی۔ آج جو ہم مسلمان اسلام کا دعوےٰ کرتے ہیں وہ سب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ کا رہین منت ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں

"حضرت صدیق اکبرؓ کے شمائل اجمالی آفتاب کی طرح درخشندہ ہیں اور بیشک ہر مومن آپ کے لگائے ہوئے پودے کا پھل کھاتا ہے اور آپ کے درس سے آگہی سے فیضیاب ہے ہمارے دین کے لئے آپ نے ہمیں فرقان دیا اور دنیا کے لئے امن و امان عطا کیا۔ جو اس کا انکار کرے وہ جھوٹ سے کام لیتا ہے اور شیطانی خیالات کو اپناتا ہے۔ جس نے سمجھا یہ اس کا مقام مشکوک ہوا وہ دانستہ خطا میں مبتلا ہوا اور ایک جوہڑ کو دریا سمجھا ایسے لوگ غیظ و غضب کا شکار ہو گئے اور شرفاء کی قابل احترام لوگوں کے سرداروں کی تحقیر کا موجب ہوئے"۔

(سر الخلافہ صفحہ ۲۵)

آپ کا صدق بے نظیر تھا

آپ کے صدق کی تعریف کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو اسکے دل کے اندر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے"۔

(الحکم جلد ۹ صفحہ ۳)

جب آنحضرتؐ نے رحلت فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تلوار کھینچ کر نکلے کہ اگر کوئی کہے گا کہ آنحضرت صلعم نے انتقال فرمایا ہے تو میں اسے قتل کر دوں گا ایسی حالت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بڑی جرأت اور دلیری سے کلام کیا اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی محمدؐ بھی اللہ تعالےٰ کے ایک رسول ہی ہیں۔ اور آپ سے پہلے جس قدر نبی ہو گذرے ہیں سب نے وفات پائی اس پر جوش فرو ہوا اسکے بعد بادیہ نشین اعراب مرتد ہو گئے ...... آپ خود کہو کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے پر بھی ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑنا یہ کسی معمولی انسان کا کام نہیں یہ استقامت صدق ہی کو چاہتی تھی اور صدیق ہی نے دکھائی۔ ممکن نہ تھا کہ کوئی دوسرا اس خطرہ کو سنبھال سکتا۔ تمام صحابہؓ اس وقت موجود تھے۔ کسی نے نہ کہا کہ میرا حق ہے وہ دیکھتے تھے کہ آگ لگ چکی ہے اس آگ میں کون پڑے حضرت عمرؓ نے اس حالت میں ہاتھ بڑھا کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر سب نے یکے بعد دیگرے بیعت کر لی۔ یہ اُن کا صدق ہی تھا کہ اس فتنہ کو فرو کیا اور ان موذیوں کو ہلاک کیا مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی تھا اور اسکے مسائل اباحت کے مسائل تھے۔ لوگ اسکی اباحتی باتوں کو دیکھ دیکھ کر اسکے مذہب پر شیدا ہوتے جاتے تھے۔ لیکن خدا نے اپنی معیت کا ثبوت دیا اور ساری مشکلات کو آسان کر دیا"۔ (ایضاً)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی گردنیں احسانات ابوبکرؓ کی وجہ سے گرانبار ہیں

سیدنا حضرت ابوبکرؓ کے احسانات مسلم و غیر مسلم سب پر عام تھے۔ لیکن مسلمانوں پر جو احسان آپ نے کیا وہ اتنا عظیم ہے کہ وہ اس کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی اور خوبیاں بھی ہیں اور ایسی برکات بھی ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔ ان کے مسلمانوں کی گردنوں پر بہت احسانات ہیں جن کا انکار صرف وہی کر سکتا ہے جو حد سے گزرنے والوں میں سے پہلے نمبر پر ہو۔ اور جس طرح اللہ نے اسے مومنوں کے امن کا موجب اور کافروں اور مرتدوں کی بھڑکائی ہوئی آگ کو بجھانے والا بنایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرقان مجید کا پہلا حامی۔ پہلا خادم اور اس کا پہلا شائع کرنے والا بنایا۔ آپ نے جمع قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی ترتیب کی حقیقت دریافت کرنے میں پوری کوشش کی۔ اور دین کی ہمدردی میں آپ کی آنکھوں نے آنسو بہائے۔ جو چشمہ کے پانی کے بہنے سے کم نہیں تھے۔ اور یہ خبریں یقین کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ لیکن تعصب ناقلوں کی عقل اور فہم پر ایک تبر کا کام کرتا ہے"

(سر الخلافہ ص۱۸)

عربی محامد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اپنے منثور کلام میں حضرت ابوبکر رضؓ کے محامد و محاسن بیان فرمائے ہیں۔ وہاں اپنے منظوم کلام میں بھی ان کا ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں آپ کے کچھ اشعار درج کئے جاتے ہیں جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام کس قدر بلند تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

وَ اِنِّیْ اَرَی الصِّدِّیْقَ کَالشَّمْسِ فِی الضُّحٰی
مَاٰثِرُہٗ مَقْبُوْلَۃٌ عِنْدَ ھُوْجَرٖ

اور میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا چاشت کے وقت سورج۔ آپ کے اخلاق حمیدہ بڑے مقبول ہیں۔

وَکَانَ لِذَاتِ الْمُصْطَفٰی مِثْلَ ظِلِّہٖ
وَمَھْمَا اَشَارَ الْمُصْطَفٰی قَامَ کَالْجَرِیْ

آپ حضرت محمد مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ کی مانند تھے۔ جب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا آپ ایک بہادر کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے۔

وَاَعْطٰی لِنَصْرِ الدِّیْنِ اَمْوَالَ بَیْتِہٖ
جَمِیْعًا سِوَی الشَّیْءِ الْحَقِیْرِ الْمُحَقَّرِ

آپ نے دین کی اعانت کے لئے سوائے کسی حقیر اور ناچیز شے کے اپنے گھر کا سارا مال دے دیا۔

وَلَمَّا دَعَاہُ نَبِیُّنَا لِرِفَاقَۃٍ
عَلَی الْمَوْتِ اَقْبَلَ شَائِقًا غَیْرَ مُدْبِرٖ

اور جب ہمارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) نے موت کے موقعہ پر رفیق بننے کی دعوت دی تو آپ شوق سے آگے آئے۔ آپ نے پیٹھ نہیں پھیری

اَبَا دَھْوَۃَ الدُّنْیَا لِاِحْیَاءِ دِیْنِہٖ
وَجَاءَ رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ کُلِّ مَعْبَرٖ

آپ نے دین کو زندہ کرنے کے لئے دنیوی خواہشات کو فنا کر دیا۔ اور ہر گھاٹ سے محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی خدمت کے لئے حاضر ہوئے۔

عَلَیْکَ بِصُحُفِ اللّٰہِ یَا طَالِبَ الْھُدٰی
لِتَنْظُرَ اَوْصَافَ الْعَتِیْقِ الْمُطَھَّرٖ

اگر تو پاک مطہر اور عتیق اللہ یعنی حضرت ابوبکر رضؓ کے اوصاف دیکھنا چاہتا ہے۔ تو اے طالب ہدایت تجھے خدا کے کلام کو دیکھنا واجب ہے

وَمَا اِنْ اَرٰی وَاللّٰہِ فِی الصَّحْبِ کُلِّھِمْ
کَمِثْلِ اَبِیْ بَکْرٍ بِقَلْبٍ مُعَطَّرٖ

اللہ کی قسم میں تمام کے تمام اصحابؓ میں سے ابوبکرؓ کی مانند معطر دل والا کوئی بھی نہیں دیکھتا

تَخَیَّرَہُ الْاَصْحَابُ طَوْعًا لِفَضْلِہٖ
وَلِلْبَحْرِ سُلْطَانٌ عَلٰی کُلِّ جَعْفَرٖ

صحابہ نے آپ کی فضیلت کی وجہ سے آپ کو بخوشی پسند کر لیا اور سمندر کو ہر نہر پر قدرت و تسلط حاصل ہوتا ہے

وَیُثْنِیْ عَلَی الصِّدِّیْقِ رَبٌّ مُھَیْمِنٌ
فَمَا اَنْتَ یَا مِسْکِیْنُ اِنْ کُنْتَ تَزْدَرِیْ

حضرت صدیقؓ کی تو خدائے مہیمن بھی ثناء کرتا ہے اور اے مسکین اگر تو آپ کی عیب چینی کرتا ہے۔ تو تیری حیثیت ہی کیا ہے۔

لَہٗ بَاقِیَاتٌ صَالِحَاتٌ کَشَارِقٍ
لَہٗ عَیْنُ اٰیَاتٍ لِھٰذَا التَّطَھُّرٖ

آپ کی باقیات صالحات سورج کی طرح چمک رہی ہیں۔ آپ کی اس پاکیزگی کے لئے تو آپ کے لئے آیات کا چشمہ ہے۔

تَصَدّٰی لِنَصْرِ الدِّیْنِ فِیْ وَقْتِ عُسْرَۃٍ
تَبَدّٰی بِغَارٍ بِالرَّسُوْلِ الْمُوَزَّرٖ

آپ تنگی کے وقت میں دین کی اعانت میں لگ گئے۔ آپ اسی رسول کے ساتھ غار میں قیام پذیر ہوئے۔ جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طاقت و قوت عطا کی گئی تھی

مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ زَاھِدٌ عِنْدَ رَبِّہٖ
مُخَلِّصُ دِیْنِ الْحَقِّ مِنْ کُلِّ مُھْجِرٖ

آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک بلند مرتبہ والے امین اور زاہد ہیں۔ آپ دین حق کو ہر بیہودہ بات اور فضیحت سے پاک کرنے والے ہیں۔

وَمِنْ فِتَنٍ یُخْشٰی عَلَی الدِّیْنِ شَرُّھَا
وَمِنْ مِحَنٍ کَانَتْ کَصَخْرٍ مُکَسِّرٖ

اور کتنے ہی فتنے اٹھے کہ دین پر ان کے شر کا ڈر پیدا ہوتا تھا۔ اور کتنے ہی مصائب تھے۔ جو توڑنے والے پتھر کی مانند تھے۔

وَلَوْ کَانَ ھٰذَا الرَّجُلُ رَجُلًا مُنَافِقًا
فَمَنْ لِلنَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی مِنْ مُعَزِّرٖ

اور اگر یہ شخص منافق ہوتا تو پھر محمد مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا مددگار کون ہوتا۔

وَکَانَ کَقَلْبِ الْاَنْبِیَاءِ جَنَانُہٗ
وَھِمَّتُہٗ صَوَّالَۃٌ کَالْغَضَنْفَرٖ

آپ کا دل انبیاء کے دل کی مانند تھا۔ اور آپ کی ہمت شیر کی طرح حملہ آور تھی۔

اَرٰی نُوْرَ وَجْہِ اللّٰہِ فِیْ عَادَاتِہٖ
وَجَلْوَاتِہٖ کَاَنَّہٗ قِطَعُ نَیِّرٖ

میں تو آپ کی عادات اور جلوؤں میں خدا کے چہرہ کا نور دیکھتا ہوں۔ آپ گویا آفتاب کے ٹکڑے ہیں۔

وَاِنَّ لَہٗ فِیْ حَضْرَۃِ الْقُدْسِ دَرَجَۃً
فَوَیْلٌ لِّاَلْسِنَۃٍ حِدَادٍ کَخَنْجَرٖ

خدا تعالیٰ کی درگاہِ قدس میں آپ کا ایک بلند مقام ہے۔ پس لعنت ہے ان زبانوں پر جو خنجر کی طرح تیز ہیں۔

خِدَمَاتُہٗ مِثْلُ الْبُدُوْرِ مُنِیْرَۃٌ
وَثَمَرَاتُہٗ مِثْلُ الْجَنَا الْمُتَکَثِّرٖ

آپ کی خدمات بدر کی طرح روشن ہیں اور آپ کے ثمرات میوؤں کی طرح بکثرت ہیں۔

وَجَاءَ لِتَنْضِیْرِ الرِّیَاضِ مُبَشِّرًا
فَلِلّٰہِ دَرُّ مُنَضِّرٍ وَّمُبَشِّرٖ

آپ باغات کی سیرابی کی بشارت دینے کے لئے آئے تھے۔ پس سیراب کرنے والے اور بشارت دینے والے کا اللہ ہی بھلا کرے

(سر الخلافہ)

آپ کا نیک انجام

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اعمال و افعال اور آپ کی خدمات دینیہ کا کیا عجیب اجر عطا فرمایا۔ دنیا میں تو آپ کو اپنے محبوب و متبوع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل تھی ہی وفات کے بعد بھی آپ کو یہ معیت حاصل رہی۔ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے پہلو میں دفن ہو کر موت کے بعد بھی معیت کے انعام کو پا گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آپ فوت ہوئے تو سید النبیین و امام المعصومین کے مزار مبارک کے پہلو میں دفن ہوئے۔ گویا آپ نے نہ ہی زندگی میں خدا کے محبوب اور رسول کا دامن چھوڑا۔ اور نہ موت کے بعد بلکہ حیات چند روزہ کے بعد وہ پھر اکٹھے ہو گئے۔ اور ایک دوسرے کو تحفہ محبت پیش کیا۔"

(سر الخلافہ ص۲۱)

قرآن کا ارفع مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:۔(۲):۔

مسل نمبر ۲۱۷۸۲

میں اللہ جوائی بیوہ ماسٹر خدا بخش صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۴ء ساکن بستی کمہارانوالی ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ½ تولہ مالیت ۔/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ اللہ جوائی بیوہ ماسٹر خدا بخش صاحب بستی کمہارانوالی۔ ڈاکخانہ سرائے سدھو۔ ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ محمد منور نائب وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ غلام نبی احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرائے سدھو۔ ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۲۱۷۸۳

میں زیب النساء زوجہ ملک محمد نواز صاحب قوم وینس پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن کورنگی کراچی ۳۱ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولہ قیمت ۔/۱۵۰۰ ؍؍

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ زیب النساء زوجہ ملک محمد نواز صاحب 80/120 کے ایریا۔ کورنگی کالونی کراچی نمبر ۳۱۔ گواہ شد:۔ میرزا فضل الرحمن ولد میرزا برکت علی صاحب پریذیڈنٹ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ کراچی نمبر ۳۱۔ گواہ شد:۔ چوہدری کرم الدین ولد غلام محمد صاحب زعیم انصار اللہ۔ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ کراچی نمبر ۳۱۔

شکریہ احباب

خاکسار ان سب احباب کا تہ دل سے شکرگزار ہے جنہوں نے میرے لڑکے محمد غفار بی اے کی وفات پر میرے گھر پر تشریف لاکر تعزیت فرمائی یا خطوط کے ذریعہ سے ہماری دلجوئی فرمائی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین (محمد ابراہیم شاد چھہور چک ۱۱۷ سانگلاہل ضلع شیخوپورہ)

ہوالشافی

پرانی "لا علاج" امراض کیلئے

کامیاب نسخے

چالیس ۴۰ پرانی اور "لا علاج" قسم کی بیماریوں کیلئے بفضلہ تعالیٰ چالیس کیورز (CURES) یعنی اکسیر دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں۔ مرض کے نام کے ساتھ لفظ کیور لگانے سے دوا کا نام بن جاتا ہے۔ مثلاً

بواسیر کی کیور — Piles cure
دمہ کی کیور — Asthma cure
دردوں کی کیور — Pains cure
جلدی امراض (ایگزیما، داد، چنبل، پھوڑا پھنسی) کا علاج — Shrine cure
وغیرہ۔

۴۰ کیورز کی فہرست مفت طلب کریں کیور کمپلیٹ کورس ۱۰۰/-
بذریعہ منی آرڈر ۔/۱۱۔ بذریعہ وی پی ۱۱/۷۰
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۱۸ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

پہلا

سیلز مین ٹریننگ کورس

سیلز مین شپ ایک معزز اور آزاد پیشہ ہے۔ پڑھے لکھے، ذہین اور اچھی شخصیت کے مالک نوجوان اس پیشہ میں بڑی ترقی اور اعزاز حاصل کرتے ہیں۔

ہمارا ادارہ دو ہفتہ کا مختصر سیلز مین ٹریننگ کورس بہت جلد شروع کر رہا ہے میٹرک یا اعلیٰ تعلیم والے نوجوان فوراً داخلہ کی درخواستیں بھجوائیں۔ یہ کورس فری ہوگا۔ جو نوجوان داخلہ کیلئے موزوں سمجھے جائینگے انہیں کلاس کے وقت اور جگہ سے مطلع کردیا جائیگا۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

گناہوں سے بچنے کا آلہ اور نعمتوں کی جان نماز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعے سے آتے ہیں سو اس کو سنوار کر ادا کرو۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۶)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان نکاح

الفضل ۲۲ اگست ۱۹۷۴ء میں میری بیٹی عزیزہ امۃ الباسط صباء کا اعلان نکاح شائع ہوا جو میری اپنی غلطی کی وجہ سے غلط چھپ گیا ہے۔ اصل اعلان یہ ہے کہ:۔

میری بیٹی عزیزہ امۃ الباسط صباء کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم منظور الحق خان ولد مبارک علی سلطان بخش صاحب مرحوم ملازم BOAC ساؤتھ آل انگلستان بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۷۴ء کو مسجد نصرت ربوہ میں بعد نماز مغرب فرمایا۔ عزیزم منظور الحق خان مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مبلغ مشرقی افریقہ کے برادر نسبتی ہیں۔

بزرگان کرام و جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ احباب اصلاح کرلیں۔

(سردار بشیر احمد انجینئر 18/8 دار الصدر۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کے بھانجے عزیزم رشید احمد سجاد مقیم لندن (ابن مکرم قریشی محمود الحسن صاحب سرگودہا) کچھ عرصہ سے ایک پریشانی میں مبتلا ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو پیش آمدہ پریشانی سے مخلصی بخشے اور ہر تکلیف سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین (محمد احمد جلیل عفی عنہ ربوہ)
- خاکسار کا چھوٹا بھائی ممتاز ملک عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے اور ان دنوں C.M.H کوئٹہ میں زیر علاج ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ میرے بھائی کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ (صوبیدار محمد اقبال ملک)
- محترم محمد شریف صاحب کھوکھر سابق معلم وقف جدید کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بیماری کا اثر آجکل کچھ زیادہ ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطاء فرمائے۔ آمین (ذو الفقار احمد قمر 23/25 الف دار الرحمت شرقی ب ربوہ)

شہزین ✽ شہزین ✽ شہزین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوائی

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ✽ ٹنڈو محمد خان ✽ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۸۔ دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے ہر چھوٹے بڑے کو اپنے نفس کی تربیت اور اصلاح میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھنی چاہیئے

غلبۂ اسلام کی مہم میں ہر وقت چوکس رہ کر استغفار کرتے اور خدائی نصرت طلب کرتے رہنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۷۲ء میں سورۃ الروم کی آیت ۶۱ اور سورۃ المومن کی آیت ۵۶ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جیسا کہ میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بتا چکا ہوں کہ اس مہم میں کامیابی کے لئے جہادِ اکبر کی بڑی ضرورت ہے۔ جہادِ اکبر کا مطلب ہے اپنے نفس کی اصلاح کے لئے مجاہدہ کرنا، اپنے نفس کی تربیت کرنا، اپنے نفس کا ایسا محاسبہ کرنا جس کے نتیجہ میں مقبول عبادت کی توفیق مل جائے یعنی حقیقی عبادت اور قربانی جسے اللہ تعالیٰ قبول بھی فرمالے۔ دراصل مقبول عبادت کے بغیر طہارت اور پاکیزگی نصیب نہیں ہوتی اور پاکیزگی کے بغیر آسمانی نشان نہیں ملتے۔

اس لئے اس دور میں جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں ہم میں سے ہر چھوٹے اور بڑے خصوصاً نوجوانوں کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کو پاک کریں۔ جہاں تک اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے روحانی جنگ کا تعلق ہے اس کے متعلق تو خدا تعالیٰ کا منشاء ہے۔ اس کا وعدہ ہے اور آسمانوں پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ جنگ ہم نے جیتنی ہے تم میدان میں نہیں آؤ گے تو کوئی اور آجائے گا۔ اللہ تعالیٰ کوئی اور قوم لے آئے گا۔ یہ جنگ بہرحال جیتی جانی ہے تاہم یہ جنگ ایٹم بم سے نہیں جیتی جانی یہ جنگ دلائل اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ جیتی جانی ہے اس کے لئے ایک بڑی زبردست اور تربیت یافتہ روحانی فوج تیار ہونی چاہیئے اور وہ جہادِ اکبر کے ذریعہ یعنی نفس کے محاسبہ اور تربیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے پس جماعت کے ہر چھوٹے اور ہر بڑے بالخصوص نوجوانوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور اپنے نفس کی تربیت اور اصلاح کی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے۔۔۔

میں نے خطبہ کے شروع میں جن دو آیتوں کی تلاوت کی ہے ان میں سے پہلی آیت میں فرمایا اللہ تعالیٰ کا وعدہ برحق ہے وہ تو پورا ہو کر رہے گا۔ اس کے وعدوں کو تو کوئی ٹال نہیں سکتا لیکن وہ لوگ جو اللہ کے وعدوں پر یقین نہیں رکھتے وہ یہ کوشش کریں گے کہ تمہیں جادۂ استقامت اور صراطِ مستقیم سے پرے ہٹا دیں فرمایا اُن سے ہوشیار رہنا ان کے دھوکے میں نہ آنا۔

لا یوقنون کے لفظ میں دونوں قسم کے لوگ آجاتے ہیں بلکہ تینوں آجاتے ہیں یعنی کمزور ایمان والا، منافق اور منکر۔ ان تینوں کو یہ یقین نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہوں گے مگر ایک پکے اور پختہ ایمان والے مسلمان کو تو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے پر کامل یقین ہوتا ہے۔

دوسری آیت میں فرمایا اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو ضرور پورا ہو کر رہے گا لیکن ساتھ ہی فرمایا اس کے لئے تمہیں استغفار کرنا پڑے گا کیونکہ اس وعدہ کے پورا ہونے کے رستہ میں تمہاری کمزوریاں حائل ہو سکتی ہیں جس کے نتیجہ میں وعدہ پورا ہونے میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسری قوم پیدا کرے جو ان وعدوں کو پورا کرنے والی ہو۔ اس لئے فرمایا تم ہمیشہ استغفار کرتے رہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استغفار کے معنے یہ کئے ہیں کہ انسان اپنے رب سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اس کی بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی طاقت رکھنے والا اور قادر مطلق ہے اس کی طاقت سے انسان طاقت حاصل کرنے کی توفیق پائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا کے وعدے تو ضرور پورے ہوں گے اسلام کو کامیابیاں نصیب ہوں گی مگر خدا کے وعدوں کی وجہ سے غرور نہ کرنا اور یہ نہ سمجھنا کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے وہ اسے پورا کرے گا اس لئے ہم کمزوری دکھا جائیں تو کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کمزوری نہیں دکھانی بلکہ ہر وقت چوکس رہنا ہے اور استغفار کرتے رہنا ہے اس لئے ہم نے کوشش بھی کرنی ہے اور دعا بھی کرنی ہے کہ ہماری بشری کمزوریاں غلبۂ اسلام کی راہ میں حائل نہ ہو جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اور قوم پیدا ہو جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہوں اور وہ ان بشارتوں کی وارث بن جائے۔"

(الفضل ۲۴ر جولائی ۱۹۷۲ء صـ۳)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

والدین اولاد کو وقف کی تحریک کریں

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ر ستمبر ۱۹۳۵ء میں فرماتے ہیں کہ:۔

"ہماری جماعت کا ہر شخص جو دین کے لئے قربانی نہیں کرتا اور پوری طرح جدّوجہد سے کام نہیں لیتا دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاری نہیں کرتا اور سستی سے کام لیتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان نہیں۔۔۔۔ یا وہ لوگ جن کی اولاد وقف کے قابل ہے لیکن وہ ان کو وقف کی تحریک نہیں کرتے یا اگر لڑکا زندگی وقف کرتا ہے تو مائیں اور بہنیں رونا شروع کر دیتی ہیں اور باپ کہتا ہے کہ کیا میں نے تجھے اسی دن کے لئے پڑھایا تھا کہ زندگی وقف کر دے۔ ایسے انسانوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں کے متعلق کہیں کہ وہ نافرمان اور غدار تھے۔"

(الفضل ۲۹ر ستمبر ۱۹۳۵ء)

جماعت کے اُن والدین سے درخواست ہے جن کی اولاد وقف کے قابل ہے وہ اپنی اولاد کو وقفِ زندگی کی تحریک کرتے رہیں اور جو نوجوان خود اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کے لئے تیار ہیں وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار منقطع ہونے کا سلسلہ برابر جاری ہے

ربوہ ۲۶ر اگست۔ یہاں بجلی کی رَو منقطع ہونے کا سلسلہ برابر جاری ہے روزانہ ہی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بار بار بجلی کی رَو بند ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے شہریوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کل ۲۵ر اگست کو دن بھر میں چار پانچ مرتبہ بجلی کی رَو بند ہوئی۔

درخواستِ دعا

میرے بڑے چچا چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے، بی ٹی تقریباً دس دن سے بعارضہ دورانِ سر بیمار ہیں۔ دفتر میں کام کرتے ہوئے ان کو شدید چکر آیا اس کے بعد سے چکروں میں تو کمی ہے مگر چلنے پھرنے یا لکھنے پڑھنے سے تکلیف ہو جاتی ہے نیز کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں۔

عبدالرحمٰن شاکر

پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴